عالمگیریت اور مقامیت

عالمگیریت اور مقامیت کے حوالہ سے جناب جاوید اکبر انصاری صاحب کا ایک استفسار ہم نے فقہ اسلامی (شمارہ ستمبر۔اکتوبر) میں شائع کیا تھا۔ جس کے شروع میں علماء کرام / مفتیان عظام سے اس کا شرعی حکم بیان کرنے کی استدعا کی گئی تھی۔ ہمیں اس کے جواب میں تاحال کسی صاحبِ علم نے کوئی جواب نہیں بھیجا۔ تاہم معاصر ماہنامہ ساحل میں جامعہ اسلامیہ بنوری ٹاؤن کے دارالافتاء کا ایک فتویٰ اسی سوال کے جواب میں شائع ہوا ہے، جسے ہم قارئین فقہ اسلامی کے مطالعہ کے لئے ساحل کے شکریہ کے ساتھ شائع کر رہے ہیں۔ علماءِ کرام و مفتیان عظام سے درخواست ہے کہ وہ اس فتویٰ سے اتفاق یا اختلاف پر مشتمل اپنی رائے سے ہمیں ضرور آگاہ فرمائیں تا کہ اسے افادہ عامہ کیلئے شائع کر کے اس نازک مسئلہ میں قوم کی صحیح رہنمائی کا فریضہ انجام دیا جا سکے۔

(مدیر اعلیٰ اعزازی)

الجواب ومنه الصدق والصواب

واضح رہے کہ دشمنانِ اسلام ہر زمانہ میں اسلام اور مسلمانوں کے خلاف اسلام کو مٹانے اور مسلمانوں کو نیست و نابود کرنے کے لئے کئی تدبیریں کرتے رہے ہیں، شروع میں مسلمانوں کو بزور طاقت مٹانے کی کوشش کی اس میں کامیاب نہیں ہوئے، پھر اسلامی عقائد و تعلیمات میں شبہات پیدا کر کے اسلام کو مٹانے کی کوشش کی، اس میں بھی ان کو ذلت و رسوائی اور خفت اٹھانی پڑی تو دشمنان اسلام نے اسلام اور مسلمانوں پر وار کرنے کا

طریقہ کار تبدیل کردیا ہے' اب موجودہ دور میں انسانی حقوق کی علمبرداری اور حقوق نسواں کے تحفظ کی تحریکوں کے ذریعہ سے مسلمانوں میں بے راہ روی اور دین سے بے زاری کا طریقہ اپنایا گیا' اس میں کسی حد تک کامیابی حاصل کرنے کے بعد مکمل کامیابی حاصل کرنے کے لئے نظام حکومت کی تبدیلی اور معاشی پالیسیوں کی تبدیلی کے ذریعہ مسلمان حکومتوں اور مسلم عوام کو خوشنما نعروں کے فریب میں اپنی غلامی کے شکنجے میں جکڑنے کی تدبیریں تیار کی جاچکی ہیں اور ہمارے دینی غیرت سے عاری حکمران ظاہری چمک دمک سے متاثر ہو کر بے وقوف مکھی کی طرح مکڑی کے جال میں پھنستے جا رہے ہیں۔ مسلمان عوام اور مسلمان حکومتوں کے لئے یہ جائز نہیں کہ وہ غیر مسلم عوام اور حکومتوں کے ساتھ محبت کے تعلق اور میل جول رکھیں اور ان کے ساتھ مسلمان عوام اور مسلمان حکومتوں کے بالمقابل معاملات میں ترجیحی سلوک کریں اور ان کی طرز زندگی اور طرز حکومت کو اپنائیں' ایسا کرنا ان کے دین اور دنیا دونوں کے لئے نقصان دہ ہے' اللہ تعالیٰ نے کفار کے ساتھ تعلقات کے بارے میں قرآن پاک میں واضح ہدایات دی ہیں' قرآن پاک کی چند آیات پیش خدمت ہیں:

۱۔ ترجمہ: اے ایمان والو مت بناؤ یہود اور نصاریٰ کو دوست وہ آپس میں دوست ہیں ایک دوسرے کے اور جو کوئی تم میں دوستی کرے ان سے تو وہ انہی میں ہے' اللہ ہدایت نہیں کرتا ظالم لوگوں کو۔ (سورہ مائدہ' پارہ ۶' آیت ۵۱)

۲۔ ترجمہ: اے ایمان والوں مت بناؤ ان لوگوں کو جو ٹھہراتے ہیں تمہارے دین کو ہنسی اور کھیل وہ لوگ جو کتاب دیئے گئے تم سے پہلے اور نہ کافروں کو اپنا دوست اور ڈرو اللہ سے اگر ہو تم ایمان والے۔ (سورہ مائدہ' پارہ ۶' آیت ۵۷)

۳۔ ترجمہ: اے ایمان والو نہ بناؤ کسی کو صاحب خصوصیت اپنوں کے سوا' وہ کمی نہیں کرتے تمہاری خرابی میں۔ (سورہ آل عمران' پارہ ۴' آیت ۱۱۸)

۴۔ ترجمہ: اے ایمان والو نہ بناؤ میرے اور اپنے دشمنوں کو دوست' تم ان کو پیغام بھیجتے ہو دوستی سے اور وہ منکر ہوئے ہیں اس سے' جو تمہارے پاس آیا سچا دین' نکالتے ہیں رسول کو اور تم کو اس بات پر کہ تم مانتے ہو اللہ کو جو رب ہے تمہارا۔ (سورہ ممتحنہ' پارہ ۲۸' آیت ۱)

۵۔ ترجمہ: اور مت جھکو ان کی طرف جو ظالم ہیں' پھر تم کو لگے گی آگ اور کوئی نہیں تمہارا اللہ کے سوا مددگار پھر کہیں مدد نہ پاؤ گے۔ (سورہ ہود' پارہ ۱۲' آیت)

چند احادیث بھی ملاحظہ کریں:

۱۔ ترجمہ: انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے پوچھا قیامت کب ہے' آپ ؐ نے فرمایا تونے قیامت کے لئے کیا سامان کیا ہے' وہ بولا اللہ اور اس کے رسول کی محبت' آپ ؐ نے فرمایا تو اس کے ساتھ ہوگا جس سے محبت رکھے۔ (مسلم شریف ص ۳۳۱' ج ۲)

۲۔ ترجمہ: عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس ایک شخص آیا اور بولا یا رسول اللہ آپ کیا فرماتے ہیں اس شخص کے باب میں جو محبت رکھے ایک قوم سے اور

اس قوم کے سے عمل نہ کرے' آپؐ نے فرمایا آدمی اسی کے ساتھ ہوگا جس سے محبت کرے۔(مسلم شریف ص ۳۳۳' ج ۲)

غیر مسلم استعمار مسلمان ملکوں کو اپنے شکنجے میں جکڑنے کے لئے نت نئی تدابیر اور اسکیمیں بروئے کار لاتے رہتے ہیں' انہیں دشمن اسلام تدابیر و تجاویز میں سے طرز حکومت اور معاشی درستگی اور اختیارات کی نچلی سطح تک منتقلی کے منصوبے ہیں' ان میں سے زیادہ اہم تین منصوبے ہیں:(۱) گلوبلائزیشن (۲) لوکلائزیشن (۳) شہری حکومتوں کا قیام۔ اب ہم ان تینوں کا علیحدہ علیحدہ جائزہ لیتے ہیں کہ ان میں سے ہر ایک میں کس قدر دینی و دنیوی نقصانات ہیں۔ ہر ایک منصوبہ ایک دوسرے سے بڑھ کر خطرناک اور ایک دوسرے سے بڑھ کر خوفناک نتائج لئے ہوئے ہیں۔

گلوبلائزیشن (عالمگیریت) جس کا مفہوم یہ ہے کہ (۱) تمام ممالک ایک جیسی پالیسی اپنائیں اور اس میں کسی کی اپنی علیحدہ پالیسی نہیں ہوگی۔ بظاہر اتحاد کی بات کی گئی ہے' لیکن عملاً اس میں بڑے بڑے سرمایہ دار ملکوں کی مرضی اور منشاء نافذ ہوگی' چھوٹے ملک اپنی' خارجہ پالیسی' معاشی پالیسی' دفاعی پالیسی سے دستبردار ہو کر اپنے آپ کو غیر مسلم بڑے ملکوں کے حوالے کردیں۔(۲) مسلمان ہونے کی حیثیت سے اس کے کسی مسلمان ملک کے ساتھ خصوصی تعلق کا تصور یکدم ختم ہو جائے گا۔(۳) کوئی اسلامی ملک اسلام کی تعلیمات کو عام کرنے کی ذمہ داری پوری نہیں کرسکے گا' جبکہ این جی اوز کے نام سے لوگوں کو عیسائی بنانے یا دیگر مذاہب اختیار کرنے کی ترغیبات پر کوئی روک ٹوک نہیں لگائی جاسکے گی۔(۴) عالمگیریت کے نام سے آئندہ مکہ اور مدینہ کو کھلا شہر قرار دلوا کر اس میں یہودیوں' عیسائیوں کے داخلہ کا راستہ ہموار کرکے یہودیوں کے مدینہ پر قبضہ کے خواب کی تکمیل کی کوشش کرنا ہے۔(۵) جب حکومت تمام ملکی پالیسیوں میں آئی ایم ایف وغیرہ کی دست نگر بن کر خود لاچار بے بس ریاست بن کر رہ جائے گی۔

لوکلائزیشن کسی بھی حکومت و سلطنت کی مضبوطی اس کی رفاہی اور سماجی خدمات اور عام رعایا کو زیادہ سے زیادہ مہیا کرنے پر ہوتا ہے جس قدر حکومت کی طرف سے رعایا کی خدمت ہوگی اسی قدر اس کی جڑیں عوام کے اندر راسخ ہوں گی۔ لوکلائزیشن سے مرکزی حکومت خدمات کی انجام دہی سے دستبردار ہو کر مقامی حکومتوں کے سپرد کردے گی اور مقامی حکومتیں اس ذمہ داری سے عہدہ برآنہ ہو سکیں گی' جس کی بناء پر یہ تمام خدمات کی فراہمی پرائیویٹ سیکٹر کے حوالے کی جائیں گی اور ان کی بڑی خریدار غیر مسلم ملٹی نیشنل کمپنیاں ہوں گی' جو خدمات کو تجارت کا ذریعہ بنائیں گی اور مقامی حکومتوں کے نام سے انہی غیر مسلم دشمن اسلام کمپنیوں کی حکومت ہوگی اور غیر مسلم یقیناً مسلمان اور اسلام کے خیر خواہ نہیں ہوسکتے' یہ کمپنیاں زیادہ سے زیادہ منافع کے حصول کے لئے عوام پر ناجائز بوجھ ڈال کر ان کو پریشان کیا جائے گا۔ اس تجارتی طریق کار سے آپس میں ایک دوسرے کو نفع رسانی' ہمدردی اور غمگساری کے جذبات کو ختم کرکے صرف دنیا کو مطمع نظر بنا کر انسانیت کا جنازہ نکال دیا جائے گا۔

شہری حکومتوں کا قیام یہ منصوبہ بھی اپنے اندر مجوزہ طریق کار کے مطابق بے شمار دینی اور دنیاوی نقصانات سے لبریز ہے' چند نقصانات کا تذکرہ کیا جاتا ہے:

(۱) شہری حکومتیں تمام خدمات کی فراہمی کی ذمہ دار ہوں گی' جس کے لئے فنڈ کی کمی جو کہ یقینی ہے کی صورت میں غیر ملکی سکوں اور مالیاتی اداروں سے سود پر رقوم کی فراہمی کی جائے گی' جو قوم کو مزید قرضہ کے شکنجہ میں جکڑنے کا ذریعہ ہوگا۔

(۲) ہر ایک کونسل میں دو غیر مسلم ممبران کا تقرر باوجود عددی معددی کے غیر مسلم کی شان کو بلند کرنا ہے۔

(۳) مجوزہ منصوبہ کے مطابق آدھی سیٹیں صنف نازک کے لئے مخصوص ہوں گی' اس پر عمل در آمد سے گھریلو خاندانی نظام جو کہ پہلے سے زوال پذیر ہے حرف غلط کی طرح مٹ جائے گا۔

(۴) جمہوری نظام کی بناء پر عورت کو کسی بھی مقامی کونسل کا سربراہ بنایا جاسکے گا' جو کہ فطرت کے خلاف ہے۔

(۵) عورتوں کا بے پردہ مردوں کے ساتھ اجلاسوں میں شریک ہونا بھی ناجائز امر کا مرتکب ہونا ہے۔

(۶) عورتوں کی اس قدر کثیر تعداد میں اس سیاسی نظام میں دخل اندازی سے گھریلو نظام تباہ ہو جائے گا' جس سے سکون نام کی کوئی چیز باقی نہیں رہے گی۔

(۷) عورتوں کی اتنی کثیر تعداد کی اس مصروفیت کی بناء پر بچوں کی دیکھ بھال اور ان کی تربیت کا نظام شدید متاثر ہوگا' جس سے نسل جدید میں جہالت اور بے راہ روی بڑھے گی' جو کہ معاشرہ کی تباہی لائے گا۔ یہ خرابیاں اپنے اندر کئی خرابیاں لے کر آئیں گی۔ ملکی سالمیت اور اس کے اسلامی تشخص کو نا قابل تلافی نقصان کا ذریعہ اور سبب ہوں گی۔

ان امور کی بناء پر تمام دیندار عوام اسلامی تنظیموں' دینی' سیاسی جماعتوں اور علماء کی ذمہ داری ہے کہ ملک کی تباہی کے اس مجوزہ منصوبہ اور تدابیر کے لئے سد راہ بن جائیں اور ان منصوبوں پر عمل در آمد کو ہر ممکن طریقہ سے روکنے کی کوشش کریں۔

اللھم وفقنا ووفق ولاۃ امورنا

فقط واللہ اعلم

کتبہ

مفیض الرحمان چاٹگامی

متخصص فی الفقہ الاسلامی

جامعۃ العلوم الاسلامیہ

علامہ بنوری ٹاؤن کراچی

۲۱/۴/۱۴۲۱ھ

۱۴/۷/۲۰۰۰ء

الجواب صحیح

[illegible]

۱۶/۴/۱۴۲۱ھ

الدکتور مفتی محمد نظام الدین شامزی